چادر تیری عظمت..... دوپٹہ تیرا وقار

بنت عبدالجبار (گاڈی پور)

اسلام ہی ایک ایسا دین ہے کہ جو عورتوں کو رفعت و بلندی عطا کرتا ہے. عورتوں کو غلامی سے آزاد کرواتا ہے. عورتوں کی عصمت کو محفوظ کرتا ہے. عصمت کو بچانے کے لئے اسلام نے عورت کو پردہ کا حکم دیا. اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وقل للمومنٰت یغضضن من ابصارھن و یحفظن فروجھن (النور)

اور کہہ دیجیے مومنہ عورتوں کے لئے کہ وہ اپنی نظروں کو پست رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں. اس آیت کے آخر پر ارشاد فرمایا:

ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن (النور)

کہ فیشن، تکبر ونخوت تو کجا بلکہ زمین پر سختی سے قدموں کو بھی نہ رکھنا کہ جس کی وجہ سے تمہاری زینت ظاہر ہو جائے.

لیکن صد افسوس کہ موجودہ دور میں پردہ جیسے اسلام کے شعار کے ساتھ توہین آمیز سلوک کیا جاتا ہے. کہ جو کوئی عورت پردہ کرتی ہے اس کو تنگ دل، محدود العقل جیسے القاب سے یاد کیا جاتا ہے. اور جو پردہ نہیں کرتی بلکہ زیب و زینت نمایاں کرتی ہے اسے روشن خیال کہا جاتا ہے.

محترم قارئین کرام! اگر عقل کے ناخن لے کر تدبرانہ ذہن سے کر تعصب کو چھوڑ کر عقل وفہم کے ساتھ غور کیا جائے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ

عورت وہی ہے جو پردہ دار ہو
وہ عورت نہیں جو زینت بازار ہو
فاطمہؓ کی زندگی کی نقل کر
تو بازاری شئے نہیں کچھ عقل کر

عورت کی خوبصورتی اور تحفظ ہی پردہ ہے.

کیونکہ عورت نازک شیشہ ہے. اجنبی مرد کی نگاہ پتھر کی طرح ہوتی ہے. اور عورت کا مقام گھر ہے

کیونکہ پھول گلشن میں ہی پیارا لگتا ہے. عورت پھول کی مانند ہے. اور اس کا گھر گلشن کی طرح ہے. جو عورت پردہ کرتی ہے اس کا شرم وحیا محفوظ رہتا ہے اور شرم وحیا مسلمان عورت کا اصلی زیور اور بہترین دولت اور سرمایا ہے تو اس سے ثابت، پردہ اختیار کرنے والی مسلمان عورت باحیا ہوتی ہے. بے پردہ مسلمان خاتون خود سوچ لے کہ پھر اس کا کیا مقام ہے؟ پردہ مسلمان عورت پر فرض ہے خواہ عورت تنگی میں ہو، یا آسانی میں، خواہ سفر پر ہو، یا حضر میں غرضیکہ ہر عورت پر فرض ہے کہ وہ غیر محرم سے پردہ کرے جس طرح صحابیات نے پردہ کر کے دکھلایا. ابوداود میں ایک حدیث آتی ہے کہ

ایک صحابیہ امّ خلادؓ کا لڑکا جنگ میں شہید ہو گیا وہ اس کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے نبی علیہ السلام کے پاس آئیں مگر اس نازک موقع پر بھی چہرے پر پردہ تھا. بعض صحابہ کرامؓ نے حیرت سے کہا اس وقت میں بھی تمہارے چہرے پر پردہ ہے (یعنی بیٹے کی شہادت سن کر تو ایک ماں کو تن بدن کا ہوش نہیں رہتا اور تم اطمینان کے ساتھ باپردہ آئی ہو) امّ خلادؓ نے جواب دیا جو کہ سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل ہے. کہا میں نے بیٹا تو ضرور کھویا ہے مگر اپنی حیا کو نہیں کھویا. اس واقعہ کو سامنے رکھتے ہوئے موجودہ دور کی عورتیں، اپنے کردار کی طرف نظر دوڑائیں اور بے پردگی کا اظہار کر کے اللہ کے عذاب کو دعوت نہ دیں اور بے حیا و بے غیرت ہونے کا اظہار نہ کریں عورت کے ساتھ مرد حضرات کا بھی حق بنتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کو بے پردہ بازار لے جا کر فیشن ایبل بننے کی کوشش میں کہیں اپنا نام دیوثیت کی صف میں شامل نہ کر لیں بلکہ اپنا کردار اس مرد مجاہد کی طرح بنائیں جس کا نام نواب صدیق الحسنؒ تھا. کہ جب اس سے کسی نے سوال کیا کہ دیوث کسے کہتے ہیں تو کہا یہ سوال اس وقت کرنا جب میں بازار میں بیوی کو لے کر گزروں. تو جب وقت آنے پر سوال کیا گیا تو نواب صدیق الحسنؒ نے کہا کہ اگر دیوث دیکھنا ہے تو مجھے دیکھ لو. یہ جواب سن کے بیوی نے کہا اے میرے خاوند آپ نے تو کہا ہے کہ دیوث پر تو جنت حرام ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں دیوث ہوں تو نواب صاحب نے کہا کہ جس مرد کی بیوی بے پردہ ہو کر خاوند کے ساتھ سفر کرے اس سے بڑھ کر اور کون دیوث ہو سکتا ہے. یہ جواب سن کر نواب صدیق الحسن کی بیوی نے پیہم ارادہ کر لیا کہ آج کے بعد میں گھر سے بھی بغیر ضروری کام کے نہ نکلوں گی. یہ ہیں وہ عورتیں جنہوں نے عائشہ صدیقہؓ کی ناموس کو تسلیم کیا اور حضرت شعیبؑ علیہ السلام کی بیٹیوں کی کی لاج رکھی کہ وہ جب زمین پر حیا والی چال چلیں تو کائنات کے ربّ نے انکے زمین پر چلنے کو آسمان سے قرآن بنا کر محمدؐ کے سینہ پر نازل کر دیا.

اذ جاءت احداھما تمشی علی استحیاء (سورۃ القصص)

جب ان دونوں میں سے ایک آئی وہ حیا والی چال چل رہی تھی.

اللہ تعالیٰ ایسے ہی انسانوں کے تذکروں کو حیات بخشتا ہے جو اپنی زندگی میں اسلام کو حیات بخشنے کے لئے کوشاں رہے ہوں جس طرح نبی ﷺ کی لاڈلی بیٹی فاطمہ نے اپنی وفات کے وقت وصیت کی کہ میری میت پر کسی غیر محرم کی نظر نہ پڑ جائے. اس لئے میری میت رات کو اٹھانا.

لیکن صد افسوس کہ موجودہ دور میں عورتیں بازاروں میں زیب زینت کی نمائش کرتی نظر آتی ہیں اور اپنے رشتے خود تلاش کر کے والدین کی سفید داڑھی کو داغدار کر رہی ہیں اور اپنی عزتوں کو لوگوں کے ہاتھوں

فروخت کر رہی ہیں۔ اور اپنے وقار کو پارہ پارہ کر رہی ہیں۔ حالانکہ عورت کا معنی ہی چھپانے والی ہے اور اسی میں اس کی عزت ہے۔ اگر کوئی عورت گھر سے بے پردہ باہر قدم رکھتی ہے تو عزت ختم ہو جاتی ہے۔

لگتی ہے کلی کتنی بھلی شاخ چمن پر
ھاتھوں میں پہنچ کر کوئی قیمت نہیں رہتی
جو شمع لٹاتی ہے سرعام اُجالے
اس شمع کی گھر میں کوئی عزت نہیں رہتی

تو اس پرفتن دور میں میری بنات آدم سے دردمندانہ اپیل ہے کہ پردہ کو اسلام کا شعار سمجھ کر اپنائیں۔ کیونکہ پردہ کرنے سے حیا اور شرم جیسا موتی داغدار نہیں ہوتا، تو میں برباد نہیں ہوتیں، خاندانوں کے اُجڑنے کی نوبت نہیں آتی، زنا کا سیلاب نہیں آتا، ذلت دروازے پر دستک نہیں دیتی، بلکہ عزت وتوقیر بڑھتی ہے۔ حوروں کا تبسم، فرشتوں کی پاکدامنی، سدرہ کی بہار، کوثر کی موجیں، طوبیٰ کا سایہ، چاند کی شعاعیں، سورج کی کرنیں، تبسّم کی روانی، دریاؤں کی طغیانی، پھولوں کی شادابی، گلابوں کی مہک اس عورت کو سلام کرتی ہے جو شرعی پردے میں لپٹی ہوئی ہو۔ مینائے اسلام سے حیا کی صبوحی پینے والی، عفت وعصمت کے سندس میں ملبوس، سراپا اخلاق، فاضلہ کتاب وسنت کا صاف اور پاک آب حیات پینے والی اور احکام خداوندی کی پابند اور سرور کونین جرنیل بدر وحنین کی طیّبہ طاہرہ امہات المومنین کے نقش قدم پر چلنے والی ہو۔ آخر میں میری مرد حضرات سے گزارش ہے کہ وہ عورتوں کو پردہ کروائیں۔ اس لئے کہ آج کی بیٹیاں نبی کی بیٹیوں سے، آج کی بیویاں نبی کی بیویوں سے افضل نہیں ہیں کہ جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ینساء النبیّ لستن کاحد من النساء ان اتقیتن (سورۃ الاحزاب) دعا ہے کہ اللہ ربّ العزت ہمیں پردہ جیسے شعار اسلام کو نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

P-162
041-633809
Mob# 0300-9653599

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے اہم اعلان

"8 کتابیں مفت منگوائیں" ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے درج ذیل آٹھ کتابیں مفت زیر تقسیم ہیں

۱۔ میت کو غسل، کفن اور دفن کرنے کے احکام ۲۔ پیارے نبی ﷺ کی پیاری دعائیں ۳۔ تذکرۂ اسلاف
۴۔ موسیقی روح کی نہیں جہنم کی غذا ہے ۵۔ مسائل زکوٰۃ ۶۔ مسائل رمضان ۷۔ ضرب محمدی ۸۔ داتا کون؟

خواہشمند حضرات مبلغ 25 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل سات اشتہارات کا مکمل سیٹ بھی زیر تقسیم ہے مبلغ دس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں اور مساجد ومدارس میں آویزاں کریں

محمد یٰسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور، فون: 0604-567218, 569472